وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب
پندرہ روزہ

کاکوری اخبار

جلد ۱ | یوم جمعہ یکم جولائی ۱۹۵۵ء مطابق ۱۰ ذوالقعدہ ۱۳۷۴ھ | نمبر ۱

چندہ سالانہ
بھارت کے لئے ۶ روپے
پاکستان کے لئے ۸ روپے
فی پرچہ ۲ آنے

کتنی بھی بھلی سی ہو پردیس کی سحر
اس سے زیادہ نور تو شام وطن میں ہے

ایڈیٹر
سعید احمد علوی نسیم

(انتخاب مشاعرہ منعقدہ کاکوری)

جناب وارثی لکھنوی

لوگ کہتے ہیں محبت مستقل آزار ہے — بندہ ہو تو زندہ رہنا ہی بہت دشوار ہے
تو جو چاہے بھیرو سے طوفان کے رہا ہے — ہاں مگر اس کے لئے عزم جواں درکار ہے
حشر کے دن بھی میرے قاتل کے تیور ہیں وہی — آستیں اپنا لہو ہے ہاتھ میں تلوار ہے
اللہ اللہ یہ اثر ساقی کی چشم مست کا — میکدے میں دیکھئے جس کو وہی سرشار ہے
زندگی کی بھی تمنا موت کی بھی آرزو — اس کشمکش میں مرا جینا بڑا دشوار ہے

ہو چکا انجام اس بیماری غم کا حیات
دل بھی مغبار ہو رہا ہے اور آنکھ بھی خونبار ہے

(جناب قرار لکھنوی)

وہ تنگ غم صورت حشر نکلا — دل سے وہ کام بہت کم نکلا
کوئی ہمدم نہ ہمسفر نکلا — رہرو منزل ہی راہبر نکلا
نالہ فراں گھٹا رہا ہے وہی — جو ہتھیلی پہ لے کے سر نکلا
جب جب شوق ہو گئی کامل — ہر تخیل پیامبر نکلا
ناخدا ہی نے غرق کی کشتی — حشر بھی حشر مختصر نکلا
جو کہیں ڈھونڈتے پھرے ہم بھی ملا — رگ جاں سے قریب تر نکلا
جس نے عقل و خرد کو ساتھ لیا — راہ الفت سے بے خبر نکلا

وہ یہ کہتے ہیں یار تھا قرار
آہ اے چاند تو کدھر نکلا

(قمر علی صاحب نازاں)

پردہ داری سے نمایاں حسن کا جادو ہے — درحقیقت ہر نظر آئینہ دیدار ہے
موسم گل نے سکھائی ہے مجھے جادو گری — ورنہ یہ دیوانگی فطرت کی پروردہ ہے
دو میرے ہی غم میں شامل ہو گئے ہیں کوئے — جو نہ ہو درد آشنا وہ زندگی بیکار ہے
میری کشتی ہے امید و بیم کے طوفان میں — تم اگر ساحل پہ آ جاؤ تو بیڑا پار ہے
داغ سجدہ بن گیا میری جبیں پر آفتاب — کائنات مہ جبیں رب مطلع انوار ہے
ساغر و مینا ہیں تو ہیں مذاق میکشی — وہ جو نظروں سے پلا دیں تو کسے انکار ہے

راستے ہی لٹ نہ جائے کارواں زندگی
خضر منزل ہو رہا ہے راہزن بیدار ہے

آج دارفتہ دل جدھر نکلا — اپنی ہستی سے بے خبر نکلا
شب کو دیدار تصور میں — چاند بھی میرا ہمسفر نکلا
شمع سے آگے کے پروانہ — بزم سے صورت شرر نکلا
حاصل زندگی ہے وہ آنسو — جو محبت کے نام پر نکلا
سے کے امید دامن ساحل — عشق طوفان سے بے خطر نکلا
ٹو دی ہیں جان بیچ سمجھے — درحقیقت وہ تنگ در نکلا
چند سانسوں نے شرح ہستی کی — میرا افسانہ مختصر نکلا
آفتاب جمال اے نازاں — ذرہ ذرہ میں جلوہ گر نکلا
سوزش غم کا انکشاف نہ پوچھ — ہنسی تو آنسو کو ہنس کے نکلا

آفتاب جمال نقاب در — ذرہ ذرہ میں جلوہ گر نکلا
حسن پردوں میں چھپ کے نازاں — کس قدر بے حجاب نظر نکلا

(جونت سنگھ فیض ایم اے منشی فاضل)

عشق کہتے ہیں جسے بڑھتا ہوا آزار ہے — درد ہیم مسلسل سے تھکے دل پر بار ہے
ان کے آنے کے قدم اور ہلکی ہلکی چال — کیا خرام ناز ہے کیا شوخی رفتار ہے
عرض مطلب ہے محبت میں جو شرمائے ہو تم — یہ سمجھ لینا کہ میرا عشق بھی خوددار ہے
بھر لیں اپنا اپنا دامن موتیوں سے اہل دل — آج موقع ہے کہ میری چشم گوہر بار ہے
اس جہاں میں آس ہو جو بقائے کائنات — ختم ہو امید تو پھر زندگی دشوار ہے
دل یہ کہتا ہے کہ سوز زندگی میں کیف ہے — میں سمجھتا ہوں کہ لو دیتے زندگی ایک بار ہے

بزم الفت میں نمایاں ہے تیرا رنگ سخن
نام آور فیض تیری طاقت گفتار ہے

(تجمل مرزا مصطفیٰ بیگ رزا بارہ بنکوی)

ہر طرف اب مارکٹ میں حسن کی بھرمار ہے — عشق بازو دل کا سودا آجکل بیکار ہے
بیچئے نہیں وہ ہے یہ بانکا ہے یہ طرار ہے — کاٹنے بھنتا سا سر حاضر میرا سرکار ہے
کیجئے ... کو ہم میں وہ ما کے کاروان کلیئے — کبھی کبھی ستمگر کی ساقی ماہ ہے
وہ ہنسا اب رہ ہر کیگر چوکر ہوں ان اغفیل — میکدے میں ساقیا تو ہر ایک ہشیار ہے
اب ذرا آتے ہے نہیں وہ سجدہ کی ذمہ داریاں — ما فد ہر دکھیں عشق کا ہیں اور دور کا ہے
اس نے پھندا بھی لگا رکھا ہے وہ اندھا کر — طائرو بچو یہ گلچیں کا باغباں سکار ہے
ڈبکیاں کھاتا چلا میں اور بچھ بحت نہار — بے اثر ہوں ہیں ساحل تیرا بیڑا پار ہے

کچھ ہیں بنڈل حسرتوں کے کچھ ہیں ارمانوں کے کس
اجو گدھے کی طرح مرزا کے اوپر بار ہے

قطعات

محمد عبد العلوی عزت کاکوروی

وہی کیف وہ اثر ہے اور وہی آواز باقی ہے
محبت کا حسیں نغمہ وفا کا ساز باقی ہے!
کہیں حسن نے زہر و داد الم فصل بہار کا بھی
کلی کے مسکرانے میں چمن کا راز باقی ہے

(۲)

گم ہوئیں روشن فضا میں رات کی تاریکیاں
حسن کے جلوؤں سے تعمیر زندگی بنکے نکلا
ابھی لب نازک پہ آتے ہی تبسم کی لہر
صبح کا تارا نکل آیا گجر بجتے نکلا

مراسلات اردو میں بھیجئے — منیجر

پندرہ روزہ

کاکوری اخبار

جلد ۱	یکم جولائی ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۳

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

متعدد بار اس کا اعادہ کیا جا چکا کہ طویل مضامین کی اشاعت ہمارے لئے ناممکن ہے۔ آپ کو علم ہے کہ کالم محدود ہیں اور آخر میں ہم کس پر بھروسہ کریں۔ جو کا پڑھتے ہیں کہ یا تو وہ ڈیڑھ دو کالم یا پھر مضمون پر اکتفا رہی تو ایسی ہیں۔ بعض کرم فرماؤں کی اس بات کی ہٹ کو کیا کہ وہ بار بار بھی نہیں فرمائے یا پھر توجہ ہوتی ہے تو حوالت کا یا بنظیر ہے کہ جہت مستعد ایڈیٹر کو اختصار کا حق نہیں۔ اگر مضمون شائع نہ ہو سکے تو جواب دہ کر دیا جائے۔ اس طرح کا بھی اور چند نادانستگی پر خاموشی اختیار کی جائے تو شکل اگر مضمون بعد شائع کر دیا جائے تو شکل دو گناہ۔ گناہ بے لذت جان جہنم!

مشاعرہ

۲۰ مئی ۵۵ء کی درمیانی شب میں ایک بزم مشاعرہ جمیل منزل میں شاعر حضرات کی طرف سے انعقاد پذیر ہوا۔ طرحیں دو رکھی گئی تھیں:

۱۔ جب نہ ہو امید کوئی زندگی بیکار ہے

۲۔ حشر کا دن بھی مختصر نکلا

شعبہ کے کنوینر بزرگ مولوی محمد عاصم صاحب جن صدارت کے لئے منتخب ہوئے تھے مگر وہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے شرکت نہ فرما سکے۔ ان کے بعد نظر انتخاب قاضی ولی حید خان صاحب پر پڑنا چاہئے تھی پڑی مگر موصوف بھی اپنی ناسازی طبیعت کی وجہ سے شرکت سے معذور رہے۔ آخر کار مشاعرہ بجلے رات کو بصدارت مولوی طاہر حسن صاحب علوی شروع ہوا۔ پھر کے شعراء میں تابش زکر جناب محسن کاکوروی، حیات کاکوروی، محروم کاکوروی، رفیق کاکوروی، ہنر کاکوروی، جبرت ملیح آبادی، مرزا بادہ بکلوی، لیق کاکوروی، آزاد کاکوروی۔

مقامی شعراء میں امیر احمد وحید صاحبان نے بھی غزلیں پڑھیں۔ جہاں تک مشاعرہ کی کامیابی کا تعلق ہے اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ حیثیت میں کامیاب رہا مگر منتظمین کی بدنظمی نے کسی قدر بدمزگی پیدا کر دی۔ ضرورت اس کی ہوتی ہے کہ ایسے موقعوں پر منتظم اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے۔ ایک تنہا ڈاکٹر ضیاء صاحب کاکوروی کی کوششیں جہاں تک کامیابی سے دو چار کر سکتی تھیں ان حد تک مشاعرہ کامیاب رہا۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم آئندہ جلد ہی کسی دوسری منزل کی دعوت سے اعلیٰ پیمانہ پر ایک مشاعرہ ترتیب دے کر اس کی تلافی کریں۔

زیبی کے نام

دوران دوستی کے لئے

(از مس ثریا اشفاق (رسول منزل) علم مقصد)

ہم آج جس ہستی کو آپ سے متعارف کرانا چاہتے ہیں وہ ہمارے آپ کے لئے نادرہ کہی جا سکتی ہیں۔ کیونکہ ادبی دنیا بھی رسول منزل سے روشناس ہے۔ ڈاکٹر سراج رسول صاحب کے فرزند ارجمند اشفاق رسول صاحب کی آپ دختر ہیں۔ ثریا اشفاق رسول کے نام سے آپ کا ایک مختصر افسانہ "زیبی کے نام" آج کاکوری اخبار شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہے۔ کاش دوسری ادیب لڑکیاں بھی تقلید میں قلم اٹھائیں اور اخبار کو فخر کا موقع عنایت کریں۔ ہمیں امید ہے کہ موصوفہ اسی طرح کاکوری اخبار کو سرفراز فرماتی رہیں گی۔ (ایڈیٹر)

زیبی کہاں ہو تم۔ دیکھو نا آج چودھویں رات کا حسین چاند ہے اور چاندنی اپنے پورے شباب کے ساتھ چمک رہی ہے۔ آسمان پر تاروں کا حسین جال اور چاند کی رنگینی نے جو دلکش ماحول بنا دیا ہے وہ صرف دیکھا ہی جا سکتا ہے۔ مگر یہ چاند اپنے بام عروج پر پہنچ کر کسی عروس کی طرح یادوں اپنا چہرہ بادلوں میں چھپا لیتا ہے کرنے پر آمادہ ہے لیکن؟؟ شب کا یہ بڑھتا ہوا سکوت اور چاندنی کی ضیا بار کرنیں بھی میرے آشفتہ دل کی تاریکیوں میں روشنی نہ کر سکیں۔ دل کا کیا سبب؟ آج ہی سے نہیں بلکہ اسی وقت سے جب سے میں اپنی زندگی کی وہ بازی بھی ہار گئی۔ آہ جسے محبت کہتے ہیں جس کو دہرانے کے نہ رستے ناسور جلن کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جب سے دل ناکامیوں کے پیہم صدمات سے مجروح ہو گیا۔ تمناؤں کے حسین خواب وقت سے پیشتر ہی راکھ کا ڈھیر بن چکے اور ارمانوں نے سسک سسک کر دم توڑ دیا۔ پھر بھی اب مایوسیت زیست پھر کیوں آتے ہو اے زیبی

یہ تو خود مجھے بھی نہیں معلوم۔ تخیل تم کہ وہ محل جو محبت آمیز جذبات سے تعمیر ہوئے تھے آغاز زندگی کے وہ دن جنہیں اپنی پوری تمناؤں سے سینچا تھا اور پھر ساز حیات کے وہ تار جن کو نغمہ خوانی کے لئے ماضی میں کب سے درست کر کے تیار کیا تھا۔ اب آج ــــ؟؟ آج تو سب ہی مٹ چکے ہیں وہ باب ہی ختم ہو گیا بلکہ یوں سمجھو زیبی کہ کتاب زیست کا یہ باب کھلنے سے پیشتر ہی بند ہو گیا اور دل کی دھڑکنیں پردہ احساسات نقش پا چکے ہیں کہ آہ جواب مٹ جائیں تو بہتر ہے میری خوددار فطرت زمانہ کو دل برداشتہ حالت پر مجبور ہو گئی

اور زیبی پھر ہی یاد ہے زندگی کے نشیب و فراز میں زندگی گذارنا تو آسان ہے لیکن زندگی میں فراخی سے کبھی اپنی خودداری کی بھینٹ چڑھانا ہو تو مر جانا ہی بہتر ہے تم ہی جواب دو مجھے صبر کی تلقین کرنے سے پیشتر تم اپنے دھڑکتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھ کر تو دیکھو یہ حقیقت ہے زیبی کہ زندگی کا دوسرا نام تغیر ہے لیکن تغیرات کے پس پردہ نزاکت انسانی کا ڈھونگ بھی اخلاق انسانیت ہے۔ ابھی اپنے روزانہ کے اصول پر بھی اگر ہم غور کریں تو بہت کچھ کھل جائے گا پھر دہی کہنا پڑتا ہے کہ مدد سے تمہاری زندگی کی ہوتی ہے۔ بلا شبہ ثابت ہوتی ہے اور پھر بھی تلخیاں بڑھتے بڑھتے ہیں افسوسناک واقعات میں ہلچل ہوتی ہیں۔ اے ہم خود کشی کے نام سے پکارتے ہیں زیبی آج تو تم بہت یاد آ رہی ہو۔ آنکھوں سے رو رہی ہوں دل کی دھڑکنوں سے بار بار ہم آہنگ ہو کاش تم اس وقت یہاں ہو جو میں زندگی کس منزل سے گزر رہی ہوں۔ زیبی تم جو اپنے بنائے خواب سے شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے دنیا کی آرائیاں بدستور رہیں اور قدرت کے قلم کو ایک ٹکڑے تعلق سمجھ کر رہا باسماج اپنے توازن پر آج بھی اٹل ہے رکھے ہوئے دل کو تو یہ چیز کس قدر اذیتناک ہے اس کا احساس تو یکسر خون دل ہی کر سکتا ہے چمکتی ہوئی چاندنی کے جھرمٹ اور کھلے ہوئے ننھے ننھے پھولوں کے درمیان ایک خوابیدہ حسین خواب جنم لیتی ہے مگر ستم زدہ دنیا کی خیال آرائیوں کے ہولناک تصورات سے چپکے سے آنسو نکل پڑتی ہیں سو جاتی ہے۔ تمہیں معلوم ہے زیبی آخر چاند اور ان خلوص پھولوں کی تمنا میں یہ سسک یوں ہی رہے گا۔ اب اجازت دو۔ چاندنی بھی رخصت ہو رہی ہے میں ہوں؟ اور میری ویران اندھیری زندگی

(باقی آئندہ)

تیسے سد ستاروں کی نجی

ایک خط

(از اعتقاد علوی کراچی ایر پورٹ)

ترجمہ: فرنسیس بانسے

میرے دوست!!

تم نے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سوئے دوستوں سے شکوہ شکایت کے اور بھی باتیں ہم کو لکھی ہوں۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں اس دنیا میں جن کی بابت میں کچھ بھی تو نہیں جانتا۔ اب تم ہی بتاؤ کہ میں کیسے اس مسئلہ پر روشنی ڈال سکتا ہوں۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ خاموشی سے بہتر کوئی اور ترکیب ہو ہی نہیں سکتی ہے مگر تم میری خاموشی سے دوسرا مطلب نکال رہے ہو۔ ابھی تمہارا خط جو کل ملا ہے اس نے تو فکر کو کر دیا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تم اب مجھ سے دوستی ختم کرنے پر تلے بیٹھے ہو۔ اس کا سبب محض میری خاموشی اور وہ

کے سر تھوپا ہے۔ سنو! اگر تم ذرا ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرو گے تو میری غلطی نہیں پاؤ گے۔ ہاں یہ بات دوسری ہے کہ میں نے جواب میں تاخیر کی۔ میں نے تم سے کئی مرتبہ کہا اور آج پھر کہتا ہوں کہ زوزیاں کی طرح اپنی ذمہ داری محسوس کیا کرو۔ زوزیا کو کون ایسا نہ ہو۔ خاص طور سے ہمارے ملک کا جزو جانا ہوگا۔ میں نے اس کی "میری زندگی" میں ایک جگہ پڑھا تھا کہ زوزیا دراصل کبھی کسی سے دا دو ستم جان بوجھ کر نہیں کرتا ہے۔ اس کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہر وقت ہوتا ہے۔ زوزیاں نے اس کی مثال ایک بچہ اور اس کے کھلونے کے درمیان جتلائی ہے۔ دا دو ستم ایک طرح کی محبت ہے اور اس محبت میں تین چیزیں لازم ہیں۔ فرض، ذمہ داری، ہمدردی۔ اب اگر تم ان تینوں کو یکجا اکٹھا کرو گے تو لفظ محبت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔

زوزیاں اپنے ایک بہت گہرے دوست کی مثال دیتا ہے کہ جس پر وہ اپنی جان ہر وقت نچھاور کرنے کو تیار رہتا تھا۔ ہر وقت وہ اس کی ہمدردی ہی بیچ تھا۔ اگر زوزیاں کو کسی پر بھروسہ تھا تو وہ بیچ تھا اور اسی طرح بیچ بھی۔ ان کی دوستی کا دم بھرتا تھا۔ ان دونوں کی دوستی پر کچھ ایسے بھی تھے جو رشک کرنے تھے۔ کچھ ایسے بھی تھے جو ان میں لڑوانا چاہتے تھے مگر زوزیاں اور بیچ یہ سب حرکتیں دیکھتے رہتے تھے۔ آگے چل کر زوزیاں لکھتا ہے بیچ کو چند وجوہات کی بنا پر دوسری جگہ جانا پڑا اور وہ بیجا آباد ہو گئی۔ کافی عرصہ تک دونوں کی خط و کتابت جاری رہی مگر نہ جانے اس میں معذبین بیچ کی طرف سے ہونا تھی لگا۔ ہونا تھا نظام قدرت ہے۔

تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ زوزیاں نے کئی خطوط اپنے دوست بیچ کو صرف فرض کی یاد دہانی کے لئے لکھے مگر بیچ کی طویل خاموشی کے بعد زوزیاں نے بھی خاموشی اختیار کر لی۔ اس کے بعد سے زوزیاں نے کبھی کسی کو اپنا دوست نہ کہا۔ اس کو لفظ دوست سے نفرت ہو گئی اور اب وہ اچھے سے آدمیوں کے فرق کو ایک حد تک سمجھنے لگا تھا۔ ایک دن اس نے اپنے تمام دوستوں کے نام انگلیوں پر گن ڈالے جن پر وہ کبھی ناز کیا کرتا تھا۔ بیچ کا نام اس نے سب سے پہلے لیا۔ اب کوئی بھی کا دوست نہ تھا۔ مگر پھر بھی اس کو زندگی کے منتشر زندگی کی برسات میں اور کانٹیں تھیں زوزیاں نے ہر ایک کا عکس خاکہ تیار کیا۔ ہر ایک خاکے بچے اس نے ان کی شان میں چند کلمات لکھے اور اب یہی اس کا ایک شغل تھا۔ آخر کار زوزیاں نے ان ہی خاکوں کے درمیان اپنی زندگی کے باقی ایام گزار دیئے۔

اب تم بتاؤ کہ تم کو زوزیاں کی دوستی پسند ہے یا مجھ کو بھی مجبور کرو گے کہ مجھ سے بچ کر

کے لئے ہاتھ دو۔ تم وہ شخص ہو جس کو معلوم ہے کہ نفع اور نقصان [illegible] بہت خاص ہے اور اس پر عمل سے دنیا ہرا ایک بہت سی کو تو خود ہی ہے کہ کبھی کسی کے آپ اور کس سے ہارے انسان بھی کیا بغیر کسی ساتھی کے زندگی بسر نہیں کر سکتا ہے۔ کیا کوئی ایسا ہے جو اس کو غلط کہہ کر کوئی بھی مثال پیش کر سکتا ہے۔ یاد رکھو کہ ہم اور تم اگر صرف تین باتوں پر عمل کرتے رہے تو کبھی ایک دوسرے کو شکایت کا موقع نہ دیں گے۔ فقط دوست اور محبت ایک دوسرے کے خادم و ملازم ہیں اور ہم تم بلکہ ہر شخص کو جو دوستی کے حامی بھرتے ہیں تو صرف تین باتوں میں پھر کہوں گا کہ صرف تین باتوں پر یعنی فرض، وفاداری اور ہمدردی کو ہر وقت مد نظر رکھیں تو کبھی کبھی ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے ہیں۔ دوستی کو جو ہم لوگ دین کا کام بھی مانتے ہیں اور برتاؤ کیا ایک تحفہ ہے جس میں ہم سب ہی اپنی شبیہ دیکھ سکتے ہیں۔ ایسے کہ تم اب میرے خط کا جواب ضرور دو گے جو بہت دنوں بعد بھی ایک خلوص کا جواب ہے۔ صرف تمہاری مسکراہٹ ہی کی کوشش کرو۔

تمہارا موسیو زوبیئے

ایک رات

قیصر سلطانہ از لکھنؤ

اے دنیا کے خوبصورت چاند!

لے لو تم مجھ سے سب کچھ لے لو۔ سب کچھ میری حسین جوانی میرے خوبصورت خیالات میری محبوب تمنائیں، میری ترقی ہوئی امیدیں یہ کچے پرورش والے۔ میری آنکھوں سے نکلنے والے آنسو میرے نامکمل گیت۔ میری مقبول کہانیاں لے لو تم مجھ سے سب کچھ لے لو

لیکن مجھے پریشان کرنے والے عیش و عشرت کے شور و غل کی جگہ ایک سکون کی رات اور صرف ایک رات دے دو۔

صرف ایک اندھیری۔ خاموش پُرسکون رات۔ اک سنسان ماحول میں اپنے ماضی کی یاد میں دل کھول کر آنسو بہا سکوں۔

اسلام اور رام چندر جی

چند اقوال ذیل درج کئے جاتے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ جو کچھ رام چندر جی نے اپنے پیروؤں کو تعلیم دی ہے بہت بڑی حد تک وہ اسلام کی تعلیم سے ملتی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو تیرہ سو برس پہلے تعلیم فرما چکے تھے اسی نقش قدم پر چل کر ہندوؤں کے رام چندر جی نے اپنی زبان میں اپنے پیروؤں کو تعلیم کی ہے۔

اقبال معز

اسلام کی تعلیم

(۱) اسلام بھی دنیا کو سراب کی مثال دیتا ہے یاد رکھو (۲) قرآن شریف میں اس کی شان یوں ہے کہ دنیا کی [illegible] دی گئی ہے

(۳) حضور نے فرمایا۔ الدنیا جیفۃ

(دنیا مثل مردار ہے اور دنیا کے طالب مثل کتے ہیں) یا دنیا کے طالب کتے (۴) قرآن شریف میں بھی دنیا ہی کا ارشاد ہے کہ کوئی نقصان [illegible] نہ اٹھاؤ (ترجمہ) اپنے آپ کو کیوں نہیں دیکھتے اور عقل سے کام لیتے ہیں۔ عورت نقصان عقل عورت (۵) قرآن شریف میں آیا ہے۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ (ترجمہ) بہت سی تھوڑی جماعتیں بڑی جماعت پر غالب آ جاتی ہیں

رام چندر جی کی تعلیم

(۱) دنیا کی مثال ایک ریت ہے جو پیاس نہیں بجھا سکتی۔ پیاسے کو دھوکے میں ڈالتی ہے

(۲) جن کے پاس کتا ہی ہیں اور کتے ہیں وہ دنیا کے طالب والے مرد ہیں (۳) دل کتا ہے جہاں دیکھتا ہے کھانے کو دوڑتا ہے (۴) جو کچھ دریافت کرنا ہے اپنے آپ سے دریافت کرو کہ تو کون ہے (۵) بارہا دیکھا گیا کہ اکیلا مرد بڑے گروہ کو بھگا دیتا ہے۔

عورت

مجھے ایک ایسی ہستی کی تلاش تھی جو دنیا کے بوجھ ہو۔ میں نے رستہ میں میدان جنگ سے آتے ہوئے اس سپاہی کو دیکھا جس کی زخموں کی وجہ سے صورت بگڑ چکی تھی۔ گھر میں عورت ہی نے اس کی تیمارداری اور خدمت کی اور دیکھا۔

میں نے سڑک کے کنارے پڑے ہوئے فقیر کو دیکھا جسے کوڑھ کا مرض تھا جس کے دیکھنے سے کلیجہ منہ کو آتا تھا۔ لوگ اسے زمین پر ایک بوجھ سے زیادہ اہمیت نہیں دے رہے تھے مگر میں نے اس میں صبر و شکر اور قوت برداشت کے خزانے دیکھے

میں نے شراب خانہ میں اس شرابی کو دیکھا شراب خانہ ہی جس کی دنیا تھی جو شراب کے سوا کسی چیز سے آشنا نہ تھا۔ نفرت کی ایک لہر میرے دل میں اٹھی اور میں نے منہ پھیر لیا مگر میری دور جا کر آنکھوں نے اس میں بھی اللہ دوست جیسی نعمت دیکھی۔

میں دھونڈتا رہا۔ دھونڈتا رہا یہاں تک کہ تھک کر میں واپس لوٹ آیا۔ اچانک سڑک کے کنارے میں نے ایک عورت کو دیکھا اور دیکھتی رہ گئی میں نے ایک روشنی دیکھی جس میں میں نے اپنے مقصود کو پا لیا۔ عورت یقیناً عورت ہی ایک ایسی ہستی ہے جو دنیا پر بوجھ ہے اس نے محبت کی روشنی اور جادو جس کی طرف مائل ہوئی اسے برباد کیا۔ آدم کو جنت سے نکالا۔ قیس کو ایک عورت کے لئے زندگی بھر بھٹکنا پڑا۔ شاہ فرہاد نے شیریں کے لئے زندگی برباد کی اور شہنشاہ کو ایک عورت کے لئے تخت چھوڑنا پڑا۔ عورت [illegible] عورت

دنیا کو جنم دیا۔ حالانکہ خود عورت نے مرد سے جنم لیا۔ عورت کو ناز ہے کہ وہ اولاد پالتی ہے مگر اسے اپنی امیدوں کو بھینٹ چڑھانے کے لئے عورت خود کو مرد کی رفیق حیات بتاتی ہے مگر آج تک اس کے مصائب کا باعث بنی۔

میرا سلسلہ خیالات یہیں تک پہنچا تھا کہ عورت نے میری طرف دیکھا اور مسکرا دی۔ اس کی مسکراہٹ میں کس قدر دلگیری اور کس قدر شفقت تھی۔ کہنے لگی بھولے ہو، تمہاری خیالی عورت حقیقی عورت کی مسخ شدہ صورت ہے۔ میں جب ماں ہوں تو جنت میرے پاؤں کے نیچے ہے بیٹی ہوں تو رحمت خداوندی کی دلیل ہے۔ بہن کی حیثیت سے میں وہ شمع ہوں جو بھٹکوں کو راہ دکھاتی ہے بیوی نے مجھے پیدا کرنے کے لئے شوہر اور بہن بھائی کی طرح مصائب کا مقابلہ کیا۔ ہمیشہ لوگوں کی طرح برداشت کیا اور ایک تتلی کی طرح ثبت کی۔ میں نے چاہا ہی کہ اس عشق کے جو مرد کھاتے

میں نے یہ سب کچھ اس کی مسکراہٹ میں پڑھا اور سر جھکا لیا۔ اف کس قدر غلطی پر تھا میں۔ اور اپنی جستجو میں آگے بڑھ گئی۔

پاکستانی ڈاک

پروین سہروردی بنت ... میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہو گئیں۔

الحاج محمد حسن صاحب کی طبیعت اس طرف زیادہ خراب ہو گئی تھی پنجاب میں فکر آنے لگی ہے۔ ڈاکٹری علاج ہو رہا ہے انجکشن لگ رہے ہیں۔

محمد واقف علوی آج کل کراچی آئے ہوئے ہیں

جناب حبیب رزاقی کی طبیعت ابھی تک بالکل ٹھیک نہیں ہوئی ہے اور وہ ہسپتال میں ہیں۔ افاقہ ضرور ہے اختلاج قلب کے دورے پڑ جایا کرتے ہیں۔

والدہ [illegible] الدین کراچی کو پچھلے ہفتہ بخار کی شکایت اور نفس کی شکایت زیادہ ہو گئی تھی۔ اب قدرے افاقہ ہے کمزوری کافی ہو گئی ہے۔

محمد طفیل علوی کراچی میٹرک کے امتحان میں سکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہو گئے۔ خدا مبارک کرے محمد عقیل علوی نے اپنے بھائی کی کامیابی کی خوشی میں ۱۰ جون کو ایک عصرانہ دیا جس میں کثیر تعداد میں اعزہ و احباب نے شرکت فرمائی

راولپنڈی کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے [illegible] صاحب کے یہاں دوبارہ چوری ہو گئی اور کافی سامان چلا گیا۔ پولیس میں رپورٹ درج کرا دی گئی لیکن کوئی نتیجہ ابھی تک برآمد نہیں ہوا اس سے قبل دو ماہ ہوئے چوری ہوئی

ہوئی تھی اس کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں لگا کمانڈر حسین صاحب صحت یاب ہو کر اسپتال سے گھر واپس آ گئے

محمد عثمان علوی جو اپنی ملازمت پر سیلون چلے گئے تھے واپس کچھ دن کے لئے کراچی آئے ہیں

راولپنڈی کی خبریں

اقبال احمد عباسی پسر فدا احمد صاحب عباسی نے گورڈن کالج سے تیسرے درجہ میں اچھے نمبروں میں کامیابی حاصل کی۔

ناہید فاطمہ عباسی نے جامع گرلز اسکول سے تیسرا درجہ پاس کر کے چوتھے میں آ گئی۔

عارف برادر خورد نصیر الدین حیدر علوی کو تکر نیوی میں جگہ مل گئی۔

رضیہ ہمشیرہ نصیر الدین حیدر علوی آج کل کراچی سے راولپنڈی اپنے بھائی کے پاس آئی ہوئی ہیں

سعید احمد [illegible] تحریر پر ریس [illegible] چھپوا کر ادارہ کاکوری اخبار [illegible] کاکوری سے شائع کیا

حالات وطن

موسم

شدید لو اور گرمی کے بعد گذشتہ عشرہ میں ایک ہلکا چھینٹا پڑا تھا جس سے یہ امید بندھی تھی کہ شاید بارش قبل از وقت شروع ہو جائے گی مگر ایسا نہیں ہوا۔ معمولی چھینٹے نے گرمی اور حبس کو بڑھا دیا۔ بادل نکل آتے ہیں نکل جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آم قبل از وقت آدھے سے زیادہ گر گیا۔ شہر کی منڈیاں آموں سے پٹی پڑی ہیں دسہری سفیدہ وغیرہ سیر بک رہا ہے۔ کاکوری منڈی میں کثرت کا یہ عالم ہے کہ گذشتہ دو بازاروں سے تخمی دو آنہ چھ پیسہ سیکڑہ تک رہا ہے۔ پہلے چھینٹے کے بعد جو تخمی لو نے بویا تھا سوختہ ہو رہا ہے۔

قصبہ میں امراض وبائی حالات بہتر ہیں۔ الحمدللہ ملیریا بچوں میں زور کم ہے کالی کھانسی کا مرض زور پر ہے۔ چیچک اب بچوں سے ہٹ کر سن رسیدہ لوگوں میں آ رہی ہے۔

علالتیں

ضیف الدین صاحب کی طبیعت گری ہی چلی جاتی ہے۔ نقاہت حد سے تجاوز کر رہی ہے طبی علاج سے فائدہ نہ دیکھ کر ڈاکٹری علاج شروع کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ ... پڑھنے کے باعث ایک زخم ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے

مبین احمد صاحب علوی دکن کی ایک تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ موصوف کی ریڑھ کی ہڈی درد کی تکلیف شدت اختیار کر گئی وہ بستر سے نشست برداشت نہیں کر سکتے ہیں ہومیوپیتھک علاج سے درد میں خفت ضرور ہے پھر بھی کسی وقت ...

وحیدہ دختر سلطان یار مرحوم دانی کے شدید بڑی چیچک نکل آئی تھی۔ تکلیف زیادہ رہی۔ خدا کا شکر ہے کہ اب مرض بڑھ چکا ہے اور افاقہ ہو رہا ہے

وحیدہ (دختر محمد قاسم حکیم شریف کی پوتی) انتہائی بڑی چیچک نکلی جس نے سارے جسم کو ایک آبلہ بنا دیا شدت درد تکلیف کی انتہا ہو گئی دوران تیمارداری بھی پریشانی اور مایوسی حالت میں گذر رہی۔ آج دوسرا دن ہے کہ مسکی کھولی ہے باری تعالیٰ رحم فرمائے۔

گونڈہ کی خبر ہے کہ حکیم اقبال علی صاحب کی ٹانگوں کا درد ایک ہفتہ سے پھر شدت پکڑ گیا جس دن بھی حرکت زیادہ ہو جاتی ہے تکلیف بڑھ جاتی ہے چلنا پھرنا مشکل ہو رہا ہے۔ علاج ہومیوپیتھک ہے باری تعالیٰ صحت عطا فرمائے

بھی (نام) پسر اقبال علی صاحب علوی دو منزلہ زینہ سے گر پڑا۔ تمام جسم دھونس سا گیا سر میں چوٹ شدید آئی جو کم سر میں پڑ گئی تھا بک گیا۔ دو دن بخار تیز رہا تیسرے دن کمی چلے گئی ہومیوپیتھ کو توجہ کیا گیا بخار میں کمی ہے اور تکلیفیں ابھی باقی ہیں ڈاکٹر نے غذا بھی کیا فی ہے۔

مراجعت

جمیل احمد صاحب پسر وکیل احمد صاحب قدوائی مع اپنے چھوٹے بھائی ریاض احمد صاحب اور بشیر احمد صاحب مع اہل خانہ کے اپنے والدین سے ملنے پاکستان سے آئے ہوئے ہیں۔

ریاض الحسن صاحب ہاشمی مع بیگم صاحبہ کے عظیم الدین صاحب سے ملنے دکن سے آئے ہوئے ہیں کچھ دنوں قیام کا ارادہ ہے۔

کمال احمد عباسی پسر زین احمد صاحب عباسی جو جہاز رانی کی ٹریننگ حاصل کرنے مشرقی افریقہ اور مصر ہوتے ہوئے ولایت گئے ہیں آج کل لندن میں سر زین سے جید پرنسپل ہیں۔ شا سکول لکھنؤ کے ساتھ مقیم ہیں انہوں نے لندن کے تحائف دکھلوائے بیچ ... اور تصاویر بھیجے ہیں۔ یہ جو ان کو دعوت ہے واپسی میں وہ بھی ہوتے ہوئے کراچی جائینگے

یقین احمد صاحب بی اے سب انسپکٹر آف اسکول کا تبادلہ ترقی کے ساتھ ... ہو گیا ہے۔ یقین احمد صاحب کا ایک پیر جو عرصہ سے بیکل ہو گیا تھا جس سے ابھی چلنے پھرنے میں تکلیف ہے ابھی انھوں نے ڈپٹی انسپکٹری کا چارج نہیں لیا ہے۔ فی الحال مصطفیٰ منزل لکھنؤ میں مقیم ہے

محتشم الدین صاحب مع اہلیہ کے گرمیوں کی چھٹیاں گذارنے لکھنؤ آئے ہوئے ہیں مصطفیٰ منزل گنج ... اپنے احباب میں مقیم ہیں۔

مستقل تقرری

ہمیں سنکر خوشی ہوئی کہ ... صاحب علوی جو اب تک غیر مستقل عہدہ پر بحیثیت آفیسر ... بہاں پور میں تعینات تھے اب مستقل طور پر ان کا تقرر ... میں ہو گیا۔

تقریب شادی!

• ۱۸ ... صاحب کے چھوٹے بھائی ... لال صاحب کی دختر شادی ۲۵ ... ۱۹۵۸ء کو ... ہوگی

نتائج امتحانات

بی اے سال اول

شریف احمد (خیر تکمیں) پسر بشیر احمد صاحب علوی نے بی اے سال اول میں کامیابی حاصل کی

عشرت ظفر دختر چودھری ظفر حسین صاحب نے بی اے سال اول میں کامیابی حاصل کی۔

ایف اے

توقیر فاطمہ بنت قاضی اسرار علی صاحب عباسی نے ایف اے سکنڈ ڈویژن پاس کیا۔

صفی احمد پسر تقی احمد صاحب نے ایف اے میں کامیابی حاصل کی

ظہیر الدین حسین پسر معز الدین حسین صاحب نے ایف اے میں کامیابی حاصل کی

محفوظ الدین پسر مروت الدین صاحب نے ایف اے میں کامیابی حاصل کی

محمد سعید خاں پسر غفار خاں صاحب نے ایف اے میں کامیابی حاصل کی

اشتیاق علی عرف اشتیاق نے ایف اے سکنڈ ڈویژن سے پاس کیا

ہائی اسکول

بیگم غلام احمد عرف ... نے سکنڈ ڈویژن پاس کیا۔

اطہر محسن علوی پسر ظاہر حسن صاحب نے لکھنؤ سے سکنڈ ڈویژن پاس کیا۔

ماہ طلعت دختر فاروق حسن صاحب نے لکھنؤ سے سکنڈ ڈویژن پاس کیا۔

فاطمہ کبریٰ دختر ناصر میاں صاحب مرحوم نے لکھنؤ سے میٹرک میں کامیابی حاصل کی

دردانہ علوی بنت حافظ منظور حسن صاحب نے لکھنؤ سے میٹرک میں کامیابی حاصل کی

محمد اظہار علی پسر اسد علی صاحب کمرہ ... نے لکھنؤ سے میٹرک میں کامیابی حاصل کی۔

زہرہ خاتون بنت مولوی ... صاحب نے ہائی اسکول میں کامیابی حاصل کی

رعنا اختر دختر عثمان احمد صاحب انصاری نے ہائی اسکول پاس کیا۔

بشریٰ اختر دختر عثمان احمد صاحب ... نے ہائی اسکول پاس کیا۔

کاکوری ہائی اسکول

خلیل احمد صدیقی	سکنڈ ڈویژن
وصی حسن	تھرڈ
بدھی لعل	تھرڈ
چندر کا پرشاد	تھرڈ
پیارے لعل	پاس

کاکوری گرلز اسکول

(درجہ ہشتم)

عارفہ خاتون بنت عبدالرحمن صاحب علوی مرحوم	اول
عذرا بانو بنت خواجہ عزیز صاحب مرحوم	دوم
عشرت جبیں بنت ڈاکٹر معز الدین حسین صاحب	سوم
گلشن بنت دادو عرف کرم علی صاحب حجام	چہارم
شیام رتی	سوم

واپسی

اختر جبیں دختر عرفان حسین صاحب مرحوم تاریخ کو دہلی سے امریکہ جانے کے لئے پاکستان روانہ ہو گئیں۔ ان کے شوہر عثمان احمد صاحب پلیٹی آفیسر ہو کر گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے امریکہ گئے ہیں۔

منظور الدین حیدر صاحب ... تاریخ کو پاکستان روانہ ہو گئے۔

محمد عبداللہ صاحب کرہٹی جو ... سے ملنے پاکستان سے آئے ہوئے تھے چند روز کے قیام کے بعد اپنے مستقر پر واپس گئے

نظام الدین علوی پسر شمیم الدین صاحب علوی تقریباً دو ڈھائی ہفتہ قیام کے بعد کراچی واپس گئے

کلیم الدین صاحب علوی ایک ہفتہ کے لئے ... آئے تھے ... اپنی صاحبزادی ... کو ہمراہ لے کر واپس تشریف لے گئے۔

پسر ... برشاد ... ساکن ... کے ساتھ کسی ... بخیر انجام پائی۔ ہم باپ، چچا دونوں کو ان کی اس فرض کی سبکدوشی پر دلی مبارکباد دیتے ہیں۔ اس موقع پر ... لال جی نے ... پر تکلف دعوت دی جس میں ... اعزا و احباب کے شرفاء قصبہ خاص طور پر مدعو تھے۔

... خانصاحب کی والدہ کا انتقال

ایک طویل علالت کے بعد ... جون کو مرحومہ نے انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون باری تعالیٰ مرحومہ کو اپنے سایہ عاطفت میں جگہ دے اور اعزا کو صبر جمیل عطا کرے ہمیں ... خاں صاحب سے اس سانحہ میں دلی ہمدردی ہے۔